تحقیقی مقالہ۔۔۔تعارف اور طریقہ کار

(آخری حصہ)

مفتی امانت علی قاسمی

مطالعہ اور نوٹ لینا:

تحقیقی مقالہ ترتیب دینے کے لئے بہت زیادہ مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے اور اس مطالعہ سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے نوٹ لینا بہت مفید ثابت ہوتا ہے، مطالعہ اور نوٹ لینے کے لئے کچھ اصول ہیں اس لئے کہ لائبریریوں میں کتابوں کے ازدحام کا حال یہ ہے کہ اگر کوئی عمر نوح بھی لے کر آئے تو نا کافی ہوگا، اس لئے ہر تحقیق کار کے اندر اتنی صلاحیت ہونی چاہئے کہ کتابوں کی فہرست اور کتابوں کی الماری دیکھ کر اپنی ضرورت کی کتابوں کو فورا پہچان لے اور بڑی سرعت سے یہ فیصلہ کرلے کہ اس میں ہمارے کام کا کچھ مواد ہے یا نہیں، اسکالر کو کتابوں کو بڑی تیزی سے پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہئے، اگر کسی موضوع پر کام نہیں ہوا ہے تو زیادہ امید یہ کہ اس کے متعلق مواد مختلف کتابوں میں تھوڑا تھوڑا ابکھرا ہوا ہوگا، ایک کامیاب اسکالر کے لئے اپنے موضوع کی مفید کتابوں اور ان میں بھی اپنے کام کی عبارت کو محفوظ کرنا اور نوٹ لینا بہت ضروری ہے، نوٹ لیتے وقت یہ خیال بھی بہت ضروری ہے آپ ایک نیا مقالہ اور نئی کتاب لکھ رہے ہیں، پہلے سے موجود کتاب کی تلخیص نہیں کر رہے ہیں آپ کو اپنی طرف سے کچھ لکھنا ہے اور اس طرح کہ نیا معلوم ہو، کہتے ہیں کہ اگر آپ نے نو کتابیں پڑھ لی تو دسویں کتاب ترتیب دے سکتے ہیں؛ لیکن اس میں تحقیق کا رنگ نہیں آسکتا ہے، اس میں تحقیق کی چاشنی محسوس نہیں کی جاسکتی ہے سیمول جانسن کا قول ہے کہ ایک کتاب لکھنے کے لئے آدھی سے زیادہ لائبریری پڑھ ڈالے، اتنے زیادہ ماخذ کو دیکھا جائے تو یقینا تحقیق میں جان پیدا ہوگی، اسکالر کے لئے ضروری ہے تیزی سے زیادہ سے زیادہ کتابیں دیکھ جائے اور سونگھ کر مواد ڈھونڈ لینے کی مشق کرے، کتابوں میں ابواب کے عنوان سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ کس باب کو دیکھنا چاہئے اور کس کو پورا چھوڑ دینا چاہئے، اسی طرح رسالے کی فہرست مضامین سے اپنے کام کا مضمون اور پھر مضمون سے اپنے کام کے اجزاء تلاش کئے جاسکتے ہیں، مطالعہ کا آغاز کس کتاب سے کیا جائے اس سلسلے میں لوگوں کی مختلف رائیں ہیں، بعض

حضرات کی رائے ہے کہ اولین مواد دیکھے جائیں۔دوسری رائے یہ ہے موضوع پر سب سے اچھی کتاب سے مطالعہ کا آغاز کیا جائے ایک تیسری رائے یہ ہے کہ پہلے نئی تحریروں کو پڑھا جائے یہ پرانی تحریروں سے بے نیاز کردیگی ،ایک رائے یہ ہے کہ جس میں سب سے زیادہ مواد ملنے کی امید ہو پہلے اسے پڑھا جائے۔

نوٹ لینا:

جتنا مطالعہ کیا جائے اس میں سے چند مفید اجزاء کا نوٹ تیار کرلینا مفید ہے اس لئے کہ ہر کتاب ہر وقت آپ کے پاس نہیں رہتی ہے اور تمام باتیں حافظہ میں مستحضر نہیں رہتیں ہیں اس لئے نوٹ لینا ضروری ہے،نوٹ کس طرح لینا چاہئے اور کس پر لینا چاہئے اس بارے میں محققین اصول تحقیق نے جو باتیں ذکر کی ہیں،ان کا خلاصہ ذکر کیا جاتا ہے:

(۱)نوٹ کسی موٹے اور عمدہ کاغذ پر لینا چاہئے مجلد کاپی پر نوٹ لینا مفید نہیں ہے

(۲)ایک طریقہ یہ ہے کہ ایک کتاب کا نوٹ ایک کاغذ پر لیا جائے دوسری کتاب کا نوٹ دوسرے کاغذ پر لیا جائے لیکن یہ طریقہ قدیم ،دشوار اور غیر مفید ہے بہتر طریقہ یہ ہے ایک مضمون یا ایک نکتے کا نوٹ ایک کاغذ پر لیا جائے اور دوسرے مضمون کا نوٹ دوسرے کاغذ پر لیا جائے

(۳)نوٹ صاف ستھرا لکھئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک ہفتہ بعد خود ہی پڑھنا دشوار ہو جائے

(۴)ماخذ اور حوالجات کا صحیح اندراج کرنا چاہئے کیوں کہ لائبریری چھوڑنے کے بعد اسی نوٹ پر تکیہ کرنا پڑتا ہے

(۵)نوٹ مکمل لینا چاہئے بعض مرتبہ نوٹ لیتے وقت یہ خیال ہوتا ہوتا ہے کہ ہم ضروری نکات لکھ لئے لیکن تسوید کے وقت محسوس ہوتا ہے کہ فلاں نکتہ اور دیکھنا چاہئے

(۶)کسی کتاب یا مضمون سے بہت زیادہ نوٹ لینا بہتر نہیں ہے

(۷)جیسے جیسے مطالعہ کریں ساتھ ہی نوٹ لیتے جائیں یہ مت سوچئے کہ پورا مضمون پڑھ کر اخیر میں نوٹ لکھ لیں گے

(۸)نوٹ میں لفظ بلفظ لکھنا مناسب نہیں نکات کو اپنے الفاظ میں لکھ لینا کافی ہے

(۹)حقائق اور رائے میں فرق ہونا چاہئے،حقائق کا نوٹ لینا چاہئے رایوں کو لکھنا ضروری نہیں

(۱۰)لفظ بلفظ اقتباس کم صورتوں میں نقل کرنا چاہئے

(۱۱) بعض انگریزی مصنفین نے کارڈ اور نوٹ کے پرزوں کی دو قسمیں کی ہیں ماخذی کارڈ اور نوٹ کارڈ ،نوٹ کارڈ کا مطلب تو واضح ہے اوپر جس نوٹ کی بات ہو رہی ہے وہی نوٹ کارڈ ہے اور ماخذی کارڈ وہ نوٹ ہے جس میں ابتدائی کتابیات تیار کرتے ہیں ،شروع میں لائبریری میں دیکھنے پر جو کتاب یا مضمون کا نام اور مصنف کا نام اور نمبر ایک پرزے پر نقل کر دی جاتی ہے وہ ماخذی کارڈ کہلاتا ہے۔

مواد کا جائزہ:

مطالعہ اور نوٹ لینے کے بعد مقالہ کی تسوید سے پہلے ایک مرتبہ مواد کا جائزہ لینا اور مواد کو پرکھنا ضروری ہے اس لئے کہ ہر لکھی ہوئی بات صحیح نہیں ہوتی ہے، ہر تحقیق سے پہلے کچھ تحقیق موجود ہوتی ہے بعد کے تحقیق کار لئے پہلے سے موجود تحقیق یعنی پہلے سے موجود مواد کو پرکھنا اور چھانٹنا ہوتا ہے مواد کی فراہمی اور مواد کی تسوید کے درمیان کا مرحلہ ہے مواد کا جانچنا اور پرکھنا، یہی تحقیق کی شہ رگ ہے، ماضی کے مواد کی صحت کے لئے یہ دیکھنا پڑتا ہے لکھنے والا اور بیان کرنے والا کون ہے ،انگریزی کے ایک مصنف نے مواد کے جائزے اور معتبر ماخذ کے کچھ اصول بتائے ہیں:

(۱) جس ماخذ میں سب سے زیادہ مواد ملے وہ زیادہ بہتر ہے۔

(۲) جو مواد کئی کتابوں میں ملتا ہے وہ اہم ہے۔

(۳) جو مصنف آپ کے موضوع کا ماہر ہے اس کی بات زیادہ معتبر ہے۔

(۴) کتاب کے اسلوب سے بھی کتاب کے معیار کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

(۵) معاصرین میں بھی غیر جانبداری کا امکان ہوتا ہے اس لئے کہ ہر مصنف اہل خانہ، رشتہ دار، دوست ،شاگرد، عقیدت مند چھوڑ کر مرتے ہیں اس لئے وہ لوگ ان کے بارے میں مبالغہ آرائی سے کام لے سکتے ہیں، چشم دید گواہوں کے بیانات پر بھی آنکھ موند کر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا ہے وہ مشاہدے کی کمی، یا کسی جذبے یا کسی مقصد کے تحت غلط بیانی کر سکتے ہیں۔

(۶) ماضی کے اہل قلم کو کتابوں اور ان کے مصنفوں کے ناموں کے بارے میں التباس اور اشتباہ ہو سکتا ہے ایک محقق کو اس کا خیال رکھنا چاہئے۔

(۷) اگر کسی ماضی کے بڑے مصنف کی کوئی نئی کتاب یا ان کی زندگی کی کوئی تحریر تلاش کر کے منظر عام پر لائی گئی تو اسے پورے شک کے ساتھ جانچنے کی ضرورت ہے۔

مقالے کی تسوید:

مطالعہ، نوٹ، مواد کے جانچ کے بعد مقالے کی تسوید کا مرحلہ آتا ہے، اور یہ چیزیں درحقیقت مقالے کی تیاری کے زینے ہیں اصل مقصد مقالہ ترتیب دینا ہے، اس آخری عمل کی دو منزلیں ہیں:

(۱) تسوید: مقالے کا پہلا مسودہ تیار کرنا

(۲) تمبیض: پہلے مسودے کو ضروری اصلاح و ترمیم کے ساتھ صاف نقل کرنا اس نقل کو مبیضہ کہتے ہیں ،مطالعہ کرنے اور نوٹ تیار کر لینے بعد ذہن میں مقالہ کی تسوید کے لئے آمادگی ہو جاتی ہے؛ لیکن پہلا پیراگراف لکھنا بہت مشکل ہوتا ہے انگریزی کے ایک مضمون نگار نے لکھا ہے دنیا کا سب سے مشکل کام پہلا پیراگراف لکھنا ہے ،ڈاکٹر جمیل جالبی ،گیان چند ،لنڈا، واٹسن وغیرہ نے مقالہ کی تسوید کے چند اصول ذکر کئے ہیں اختصارا نمبر وار ان ہدایات کو ذکر کیا جاتا ہے:

(۱) مقالہ کی تسوید سے پہلے ضروری ہے کہ آپ نے اپنے موضوع کے بارے پوری واقفیت حاصل کر لی ہو۔

(۲) آپ نے اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کے لئے حوالے جمع اور مرتب کر لئے ہوں۔

(۳) آپ اس موضوع میں اس قدر منہمک ہو گئے ہوں کے اس کے اظہار کے لئے آپ کے اندر بے چینی پیدا ہو رہی ہو۔

(۴) آپ ایک چیز لکھ رہے ہوں تو اس عرصے میں کوئی دوسری چیز نہ لکھیں؛ بلکہ اسی کے ساتھ اٹھنا، بیٹھنا ،سونا، اسی کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

(۵) مقالہ لکھنے کا وقت اور مقام متعین کریں اور اہتمام کے ساتھ کے اس وقت میں اس جگہ پر وہ کام کریں۔ (۶) اگر لکھنے کا بہاؤ کم ہو جائے تو جو کچھ لکھا ہے اس کو از سر نو پڑھیں تو دوبارہ انشراح ہو جائے گا اور طبیعت کھل جائے گی۔

(۷) ایک نشست ختم کرنے سے پہلے کچھ خیالات قلم بند کر لیجئے تا کہ اگلی نشست میں کام کرنا آسان ہو۔

(۸) حقائق سادہ اور عام فہم اسلوب میں ذکر کیجئے عبارت آرائی سے گریز کیجئے اور بے جا ایجاز و اختصار بھی اچھی چیز نہیں ہے۔

(۹) اقتباسات اور مقولے مختصر ہوں۔

(۱۰) آپ کو خواہ اپنی تحریر پر شک ہو لیکن اس اظہار مت ہونے دیجئے۔

اخلاقیات تحقیق:

تحقیق دیانت داری کا عمل ہے، اس کا ایک اخلاقی پہلو بھی ہے جو خاص طور پر تسوید میں سامنے آتا ہے ،اس سلسلے میں چند باتیں قابل ذکر ہیں:

(۱) اعتراف: جو اہم بات جس کتاب یا مضمون سے ملے اس کا اعتراف کرنا چاہئے۔

(۲) جو معلومات کسی سے زبانی گفتگو میں ملی ہوا نہیں اس شخص کے شکریے کے درج کیجئے۔

(۳) کسی سے معلومات کے علاوہ کسی دوسری قسم کی مدد لی ہو تو اس کا بھی اعتراف کیجئے۔

(۴) اپنے فرقے یا گروہ کی بے جا حمایت محقق کی شخصیت کو مجروح کر دیتی ہے۔

(۵) تحقیق کے دوران اگر اپنے گروہ یا فرقے کے خلاف کوئی بات ملے تو اسے چھپانا دیانت کے خلاف ہے۔

(۶) جو کتاب آپ نے دیکھی نہیں ؛ بلکہ کسی اور ماخذ کے ذریعہ آپ کو اس کے بارے میں علم ہوا تو آپ اسی ماخذ کا حوالہ دیجئے اصل کتاب کا نہیں۔

(۷) اپنی غلطی یا کوتاہی کے اعتراف سے انسان چھوٹا نہیں ہوتا اس لئے غلطی کے اعتراف میں تامل نہیں ہونا چاہئے۔

(۸) کسی سے بازی مارنے کے لئے تحقیق میں عجلت کرنا تحقیق کے ساتھ آنکھ مچولی کا کھیل ہے۔

زبان و بیان کی درستگی:

مسودہ تیار کرنے کے بعد سب سے اہم مرحلہ زبان و بیان کی درستگی کا ہے، مسودہ تیار کرتے وقت اسکالر اپنی رائے کو بلا کم و کاست کے نقل کر دیتا ہے، لیکن زبان و بیان کی درستگی کا خیال نہیں کر پاتا ہے، مقالہ ترتیب دیتے وقت اسکالر کو چند باتوں کا خیال رکھنا چاہئے اور پھر نظر ثانی کرتے وقت بھی چند امور کی طرف توجہ دینی چاہئے:

(۱) تحقیقی تحریر میں محقق کو اپنی رائے صاف لفظوں میں تحریر کرنا چاہئے، ادبی لفاظی کے بنا پر بعض مرتبہ ان الفاظ سے وہ مفہوم ادا نہیں ہو پاتا جو اسکالر کہنا چاہتا ہے یا قاری کو اس مفہوم کو سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔

(۲) زبان کی صحت اور الفاظ کی قطعیت پر خصوصی توجہ ہونی چاہئے بالخصوص کتابوں کے ناموں کی صحت کا

خیال رکھنا چاہئے۔

(۳) مخففات کا استعمال وہیں مناسب ہے جہاں آسانی سے قاری کا ذہن اس کی طرف منتقل ہو سکے مثلا مقالات شیرانی کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہو تو اسی صفحہ میں صرف مقالات یا صرف شیرانی لکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(۴) کسی بھی علاقے یا زمانے یا ماحول میں جو مخصوص الفاظ رائج ہو جاتے ہیں ایسے اصطلاحی الفاظ کا استعمال تحقیق میں غیر مناسب ہے، اس لئے کہ آج جو لفظ بطور فیشن رائج ہے کل وہ متروک ہو سکتا ہے۔

(۵) تحقیق کی زبان کا اسلوب سادہ اور سہل ہونا چاہئے اور مبالغہ آمیزی سے گریز کرنا چاہئے۔

نظر ثانی:

تحقیقی مقالہ کا آخری مرحلہ نظر ثانی کا ہے اور یہ بہت ضروری ہے اس لئے کہ نظر ثانی کے ذریعہ تحقیق کار کو اپنی تحقیق کے دوبارہ جائزہ کا موقع ملتا ہے اور بعض مرتبہ غلطی کا احساس بھی ہوتا ہے، نظر ثانی میں کئی پہلوؤں پر توجہ دی جاتی ہے (۱) حذف واضافہ: مسودے کی تکمیل کے بعد جب دوبارہ دیکھا جاتا ہے تو اندازہ ہوتا ہے کہ مسودے کے کچھ حصے حذف کر دیے جائیں اور کچھ حصے کا اضافہ کر دیا جائے (۲) ترتیب نو: حذف واضافہ کے ساتھ ساتھ نظر ثانی کی وجہ سے ترتیب نو قائم ہو جاتی ہے ترتیب میں اس بات کا خیال ہونا چاہئے کہ ایک باب دوسرے باب سے اور ایک ذیلی جز دوسری ذیلی جز سے زنجیر کی کڑیوں کی طرح منسلک ہو اور نظر ثانی میں اس کا اہتمام کیا جا سکتا ہے ، (۳) بہتر زبان: نظر ثانی میں آخری کام جملوں کی ساخت کو بہتر بنانے اور زبان کو سنوارنے کا ہوتا ہے پہلی تسوید میں ساری توجہ خیالات کو کاغذ کے پرزوں پر منتقل کرنے پر ہوتی ہے نظر ثانی میں زبان اور اسلوب کو بہتر بنایا جاتا ہے۔

رموز اوقاف:

تحقیقی تحریروں میں رموز اوقاف کی رعایت بہت ضروری ہے، اس سے قاری کو پڑھنے میں سہولت ہوتی ہے، رموز اوقاف کا مفصل بیان دو جگہ ملتا ہے، سرسید کا رسالہ علامات قراءت اور مولوی عبدالحق کی قواعد اردو میں ایک باب رموز اوقاف کا ہے یہاں پر چند رموز اوقاف اور اس کے محل کا تذکرہ مختصرا کیا جاتا ہے:

فل اسٹاپ: انگریزی میں نقطہ کی شکل میں ہوتا ہے، اور اردو ڈیش کی شکل میں لکھا جاتا ہے (۔) یہ جملے کے آخر میں ہوتی ہے نیز عنوانات، فہرست، حوالوں اور کتابیات کے اندراج کے ختم ہونے کو ظاہر کرتی ہے۔

کاما (،): ضمہ سے الٹا لکھا جاتا ہے، اس سے فقروں کو الگ کرنے کا کام لیا جاتا ہے، اگر ایک شئی کی انواع کا بیان ہو

تو آخری نوع سے پہلے اور لگاتے ہیں اور باقی کو اسی کاما سے جدا کرتے ہیں مثلا نثر کی چار قسمیں ہیں سلیس سادہ، سلیس رنگین، دقیق سادہ اور دقیق رنگین۔

کولن (:) اردو میں اس کا استعمال ذیل کے موقعوں پر ہوتا ہے۔(۱) اقتباس دینے سے پہلے تعارفی جملوں کے اخیر میں مثلا ارسطو کا قول ہے: انسان تعقل پسند حیوان ہے۔(۲) کسی مصنف کے نام کے بعد کولن لگا کر اس کے تصنیف کا تذکرہ کیا جاتا ہے مثلا رشید احمد خاں: ادبی تحقیق، مسائل اور تجزیہ (۳) اس بات کو بتانے کے لئے کہ بعد کی عبارت ما قبل کی تشریح یا تفصیل ہے۔

علامات استفہام (؟): انگریزی کے برعکس اردو میں دائیں طرف سے لکھی جاتی ہے۔ اس کے ذریعہ کوئی سوال مقصود ہوتا ہے یا اپنے شک کو ظاہر کیا جاتا ہے۔

فجائیہ یا ندائیہ (!): اردو میں اس کا استعمال ندا کے طور پر ہوتا ہے مثلا دل ناداں! تجھے ہوا کیا ہے۔

قوسین یا چھوٹا بریکٹ ( ) قوسین میں اس لفظ لکھا جاتا ہے جو جملوں کے بیچ میں جملہ معترضہ کے طور آجاتا ہے۔ اس کا دوسرا استعمال متن میں حوالہ درج کرنے کے وقت ہوتا ہے۔

واوین: ("") اس کا استعمال دو موقعوں پر کیا جاتا ہے (الف) اقتباس یا قول نقل کرتے وقت (ب) کسی جملے میں کسی لفظ یا فقرے کو نمایاں کرنے کے لئے۔

اکہرے واوین: ('') اگر کوئی اقتباس دوہرے واوین میں بند ہو اور اس بیچ میں کوئی مقولہ دینا ہو تو اسے اکہرے واوین میں دیا جاتا ہے جیسے قرآن میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: خدا نے 'کن' کہا اور دنیا پیدا ہوگئی۔ یہ چند رموز اوقاف اور اس کے مختصر مواقع استعمال کا تذکرہ کیا گیا ہے اس کے علاوہ اور بھی رموز اوقاف اور دیگر علامات ہیں جس کا مطالعہ اسکالر کے لئے مفید ہے۔

خلاصہ:

تحقیقی مقالہ کے تعارف اور طریقہ کار کے سلسلے میں یہ چند ابتدائی اور ضروری باتیں ہیں جس کا ہر تحقیق کار کو اہتمام کرنا چاہئے اور ان امور کی رعایت کی بنا پر تحقیق میں پختگی اور اس کے معیار میں بلندی پیدا ہوگی۔

☆......☆......☆